حنفی عورتوں کی مدلل نماز

مفتی عبدالرؤف سکھروی
مفتی محمد یحییٰ ؒ

احمد اکیڈمی
مکی مسجد
22 علامہ اقبال روڈ لاہور
فون: 6374594

حنفی عورتوں کی مدلل نماز

مفتی عبدالرؤف سکھروی

مفتی محمد یحییٰ

احمد اکیڈمی
مکی مسجد
22 علامہ اقبال روڈ لاہور
فون 6374594

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حنفی عورتوں کی مدلل نماز

مرتبین

مولانا مفتی محمد یحییٰ صاحب۔ مفتی عبدالرؤف سکھروی

مکتبہ مکیہ

مکی مسجد ۲۲ علامہ اقبال روڈ لاہور فون: 6374594

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
پاکی	3	ستر اور پردہ کا حکم	19
سنت کے مطابق وضو کا طریقہ	3	زکوۃ	24
سنت کے مطابق غسل کا طریقہ	5	صدقہ فطر اور قربانی	24
نماز پڑھنے کے لیے اور ضروری چیزیں	5	حج	25
پانچ وقت کی نمازیں	6	چند ضروری ہدایات	26
نفل نمازیں	7	بچوں کی سالگرہ	29
ان اوقات میں نماز نہ پڑھی جائے	8	نکاح، شادی کی رسمیں	30
فرض نماز پڑھنے کی ترکیب	8	خلاف شریعت رسمیں	31
وتر نماز	12	فاتحہ کا صحیح طریقہ	32
سنت یا نفل نمازیں	14	گھریلو زندگی کی بڑی غلطی	33
نماز کے اندر فرض، واجب اور سنت	14	موت ہو جانے کا بیان	33
کن غلطیوں پر سجدہ سہو سے نماز درست ہو جائیگی	16	خواتین کے طریقہ نماز کا ثبوت	36
		عورتوں کے مسجد میں جانے کے متعلق ارشادات نبی ﷺ	46

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز دین اسلام کا اہم رکن ہے۔ کلمہ پڑھنے کے بعد ہر بالغ مرد اور عورت پر روزانہ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

یہ چھوٹی سی کتاب کم پڑھی لکھی عورتوں کے لیے لکھی گئی ہے کہ ان کو نماز پڑھنا آجائے، اللہ تعالیٰ اس کو بہنوں کے لیے مفید بنائے۔ آمین!

پاکی

نماز پڑھنے کے لیے بدن کا حیض و نفاس وغیرہ سے پاک ہونا ضروری ہے اور بدن کی پاکی کے لیے پانی کا پاک ہونا بھی لازمی ہے، مگر دونوں کے مسائل بہت زیادہ ہیں جن کی اس کتابچہ میں گنجائش نہیں، ان کو بڑی کتابوں میں دیکھیے، نماز پڑھنے کے لیے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے، اگر نہانے کی ضرورت نہ ہو تو صرف وضو کر لیجیے۔ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔

(۱) پورا چہرہ دھونا (۲) کہنیوں سے اوپر تک دونوں ہاتھ دھونا (۳) سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سے اوپر تک دونوں پاؤں دھونا۔

چہرہ ہاتھ اور پاؤں جہاں سے جہاں تک دھونا فرض ہے اگر ایک بال برابر بھی سوکھا رہ گیا تو وضو نہیں ہوگا اور نماز نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر چوتھائی سر سے بھی کم کا مسح کیا تو بھی وضو نہیں ہوگا۔

سنت کے مطابق وضو کا طریقہ

وضو کرتے وقت بسم اللہ کہیے۔ پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ گٹوں

تک دھوئیے۔ مسواک وغیرہ سے دانت صاف کیجئے۔ مسواک نہ ہو تو دائیں ہاتھ کی انگلی سے دانت ملیئے۔ پھر تین مرتبہ کلی کیجئے۔ اس کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کیجئے۔ پھر تین بار چہرہ سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک دھوئیے اس کے بعد تین مرتبہ پہلے داہنا پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئیے۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا چوڑی ہو یا ناک میں کیل ہو تو اسے ہلا کر اندر پانی پہنچایئے۔ پھر ایک بار پورے سر کا مسح کیجئے یعنی بھیگا ہاتھ پورے سر پر پیشانی کے بالوں سے گردن کے بالوں تک پھیریئے اور ہاتھ کو پیچھے سے آگے تک لوٹا لیجئے، اور کانوں اور گردن (گدی) پر مسح کر لیجئے۔ اس کے بعد تین بار پہلے دایاں پھر تین بار بایاں پاؤں ٹخنے سے اوپر تک دھوئیے اور ہاتھ کی انگلیوں سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر لیجئے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے، اس کے بعد یہ دعا پڑھیئے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

اے اللہ مجھے توبہ اور خوب پاکی نصیب فرما۔

یاد رکھیئے اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا ہو تو پہلے اس کو چھڑا لیجئے، اگر ناخن پر نیل پالش (اَنا) کا رنگ لگا ہوا ہو تو اس کو بھی صاف کر لیجئے، کیونکہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچے گا، تو نہ وضو ہو گا نہ نماز ہو گی۔ اس جیسی چیزوں کو چاقو وغیرہ سے صاف کرنا ہو گا تب جا کر وضو درست ہو گا۔ اگر بدن پاک کرنے کے لیے نہانے کی ضرورت ہو تو پہلے غسل کر لینا چاہیے۔

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی تو

غسل نہیں ہو گا اور ناپاکی دور نہیں ہو گی۔ وہ تین فرض یہ ہیں۔

(۱) اس طرح کلی کرنا کہ پانی حلق تک پہنچ جائے۔ (۲) ناک میں اس طرح پانی ڈالنا کہ نرم ہڈی تک پہنچ جائے۔ (۳) سارے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

سنت کے مطابق غسل کا طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھو لیجیے اور جہاں پر بھی ناپاکی لگی ہوئی ہو اس جگہ کو دھو لیجیے، پھر وضو کیجیے، وضو کے بعد ایک مرتبہ سر پر پانی ڈالیے اور سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیریے کہ ہر جگہ اچھی طرح پانی پہنچ جائے، پھر دو مرتبہ اور سر پر پانی اس طرح ڈالیے کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔ اگر ناک میں کیل کان میں بالی یا ایئر رنگ ہو تو ہلا لیجیے کہ ان سوراخوں میں پانی پہنچ جائے اگر پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہو گا۔

نماز پڑھنے کے لیے اور ضروری چیزیں

نماز پڑھنے سے پہلے یہ چیزیں ضروری ہیں، ان کے بغیر نماز نہ ہو گی۔

(۱) بدن پاک ہو۔ بدن کی پاکی کے لیے غسل اور وضو کا طریقہ بتایا جا چکا ہے۔ (۲) بدن کے کپڑے پاک ہوں بعض عورتیں بچوں کے پیشاب، پاخانہ کی وجہ سے کپڑوں کی ناپاکی کا عذر کر کے نماز ہی چھوڑ بیٹھتی ہیں۔ یہ عذر کوئی عذر نہیں ہے، نماز کے لیے دوسرا کپڑا رکھنا چاہیے اور نماز پڑھتے وقت پاک کپڑے بدل کر نماز پڑھیں۔ (۳) جس جگہ یا جس کپڑے پر نماز پڑھی جائے وہ جگہ یا کپڑا

پاک ہو۔ (۴) سارا بدن کپڑے سے چھپا ہوا ہو صرف چہرہ گٹے تک ہاتھ، اور ٹخنے تک پاؤں کھلے رکھنے کی اجازت ہے، لیکن احتیاط اس میں ہے کہ چہرہ کے سوا ہاتھ پاؤں بھی نماز کی حالت میں چھپے رہیں۔ کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ اندر سے بدن کا کوئی حصہ یا سر کے بالوں کا کوئی حصہ جھلکتا ہو، ایسے کپڑے میں نماز نہیں ہوتی۔

نوٹ : اگر نماز کی حالت میں چہرے، پہنچے اور ٹخنے کے سوا کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر تک کھلا رہ گیا، جتنی دیر میں تین بار "سبحان اللہ" کہا جا سکتا ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی، پھر سے نماز شروع کرنا ہوگی، ہاں اگر اتنی دیر تک کھلا نہیں رہا بلکہ کھلتے ہی فوراً چھپا لیا تو نماز ہو جائے گی، مثلاً پنڈلی، بازو کلائی، سر، سر کے بال، کان یا گردن کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر کھلا رہ جائے تو نماز ہو جائے گی۔

پانچ وقت کی نمازیں

فجر کی نماز : پہلے دو رکعت سنت اس کے بعد دو رکعت فرض۔

ظہر کی نماز : پہلے چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض، اس کے بعد دو رکعت سنت اور خدا توفیق دے تو دو رکعت نفل۔

عصر کی نماز : پہلے چار رکعت سنت اس کے بعد چار رکعت فرض۔

مغرب کی نماز : پہلے تین رکعت فرض اس کے بعد دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل۔

عشاء کی نماز : پہلے چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت اس کے بعد تین رکعت وتر واجب پھر دو رکعت نفل۔

نوٹ: عصر اور عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت کی تاکید نہیں ہے، اگر کوئی پڑھ لے تو بڑا ثواب ملے گا اور نہ پڑھے تو کچھ گناہ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح مغرب اور عشاء میں نفل اگر کوئی نہ پڑھے تو کوئی حرج اور گناہ نہیں ہوگا اور پڑھ لے تو بڑا ثواب ملے گا۔

البتہ رمضان شریف کے مہینے میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد (بیس رکعت) تراویح کی نماز بھی سنت ہے اور اس کی بڑی تاکید ہے۔ اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے۔ نماز وتر تراویح کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

نفل نمازیں

ان پانچ نمازوں کے علاوہ اور وقتوں میں بھی نفل نماز کا بڑا ثواب ہے، نفل نماز دو دو ہی رکعت کی نیت کر کے پڑھنا چاہیے۔

اشراق کی نماز: صبح کو جب سورج اچھی طرح نکل آئے تو چار رکعت پڑھی جاتی ہے۔

چاشت کی نماز: نو دس بجے دن کو آٹھ رکعت پڑھی جاتی ہے۔

اوابین کی نماز: مغرب کی نماز کے بعد کم سے کم چھ رکعت پڑھی جاتی ہے۔

تہجد کی نماز: تہجد کی نماز آدھی رات کے بعد سے لے کر صبح سے پہلے پہلے تک جس وقت نیند ٹوٹ جائے، چار، چھ یا آٹھ رکعت پڑھی جاتی ہے۔ (لیکن تہجد کے لیے سونا ضروری نہیں)

ان اوقات میں کوئی نماز نہ پڑھی جائے

(۱) سورج نکلتے وقت۔ (۲) سورج ڈوبتے وقت، ہاں اس دن کی فرض نماز عصر قضا ہو رہی ہو تو سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ (۳) ٹھیک دوپہر کے وقت جب کہ سورج بیچ سر پر ہو، ان تینوں وقت میں سجدۂ تلاوت بھی منع ہے۔ (۴) فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج اچھی طرح نکل نہ جائے۔ (۵) عصر اور مغرب کی نمازوں کے بیچ میں۔

اخیر کے دونوں وقت میں کوئی نفل نماز جائز نہیں ہے۔ ہاں فرض نمازوں کی قضا پڑھی جا سکتی ہے اور سجدۂ تلاوت بھی درست ہے۔

فرض نماز پڑھنے کی ترکیب

کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو جایئے اور نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کندھوں تک اوپر اٹھایئے اور ہاتھ آنچل سے باہر نہ نکالیے ہتھیلیاں کعبہ کی طرف کر لیجیے۔ اب آہستہ سے اللہ اکبر کہتی ہوئی دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیجیے، دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھیے۔ نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھیے اور یہ پڑھیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

(اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتی ہوں اور تیری تعریف کرتی ہوں اور برکت والا تیرا نام ہے اور اونچی تیری شان ہے اور

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)

اس کے بعد یہ پڑھیے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

شیطان مردود سے میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (اللہ کے نام سے شروع کرتی ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

قرآن پڑھنا: اب الحمد پوری سورت پڑھیے اور آمین کہیے اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر کوئی اور سورۃ یا قرآن مجید کی کم از کم ایک بڑی یا تین چھوٹی آیتیں پڑھیے۔

رکوع: اب اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیجیے، یعنی جھک جائیے۔ ہاتھ کی انگلیوں کو دونوں گھٹنوں پر مضبوطی سے رکھ دیجیے۔ دونوں بازو بغل سے خوب ملا کر رکھیے اور دونوں پیر کے ٹخنے بھی ملا دیجیے، رکوع میں نگاہ اپنے قدموں پر رکھیے اور کم سے کم تین مرتبہ کہیے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (پاکی بیان کرتی ہوں میں اپنے بڑے مرتبہ والے پروردگار کی) پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (سن لی اللہ نے اس کی بات جس نے اللہ کی تعریف کی) کہتی ہوئی کھڑی ہو جائیے اور کہیے۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پالنے والے! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے)

اب اس کے بعد پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائیے اور کم سے کم تین مرتبہ کہیے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (پاکی بیان کرتی ہوں میں اپنے سب سے اونچے مرتبے والے پروردگار کی)

سجدہ: سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنا پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھیے اور انگلیوں کو خوب ملا لیجیے۔ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھ دیجیے، دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال دیجیے اور خوب سمٹ کر اس طرح سجدہ

کیجئے کہ پیٹ اور ران دونوں مل جائیں اور بازو کو بھی پہلو کی پسلیوں سے ملا لیجئے، سجدہ میں نگاہ اپنی ناک پر رکھیئے، اللہ اکبر کہتی ہوئی اٹھ کر بائیں سرین پر بیٹھ جایئے اور دونوں پاؤں کو داہنی طرف باہر نکال دیجئے، دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیجئے اور انگلیوں کو خوب ملا لیجئے، یہ ایک سجدہ ہوا۔ اب پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی طرح دوسرا سجدہ کیجئے، اور کم سے کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہیئے اور اللہ اکبر کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جایئے، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھیئے۔ یہ ایک رکعت نماز ہوئی۔ اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھیئے مگر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ نہ پڑھیئے، بسم اللہ کہہ کر اور الحمد پوری اور کوئی دوسری سورۃ یا قرآن پاک کی کم از کم ایک بڑی یا تین چھوٹی آئتیں پڑھیئے باقی سب کچھ پہلی رکعت کی طرح پڑھیئے۔

بیٹھنا: دوسری رکعت کا آخری سجدہ کر لینے کے بعد بیٹھنے کا جو طریقہ بتلایا گیا ہے اسی طریقہ پر بیٹھ جایئے۔ بیٹھنے کی حالت میں نگاہ اپنی گود پر رکھیئے اور التحیات پڑھیئے۔ التحیات یہ ہے:

التحیات

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(ترجمہ) زبان سے بدن سے اور مال سے جو عبادتیں ہوتی ہیں۔ سب اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبیؐ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس

کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

التحیات پڑھتے وقت جب اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ پر پہنچے تو کنارے کی دو انگلیوں کو موڑ کر بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا کنارہ ملا لیجئے اور لاَ اِلٰهَ کہتے وقت شہادت کی انگلی اوپر اٹھائیے اور اِلاَّ اللهُ کہتے وقت جھکا دیجئے۔ اگر دو ہی رکعت والی نماز ہے تو التحیات کے بعد درود شریف پڑھیے۔ درود شریف یہ ہے:

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد

اے اللہ رحمت نازل کر حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر جیسے رحمت نازل کی تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر، بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد پر اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر جیسے برکت نازل کی تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر، بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اے اللہ! بیشک میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔ تو بخش دے میرے لیے اپنے پاس سے معافی اور رحم کر میرے اوپر بیشک تو ہی بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

اس کے بعد پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ (آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت) سلام کرتے وقت یہ خیال کر لیجئے کہ میں فرشتوں کو سلام کر رہی ہوں۔ اب ہاتھ اٹھا کر جو آپ کا جی چاہے اللہ سے دعا مانگیے اور دعا ختم کرنے کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیجئے۔

یہ دو رکعت والی نماز کی ترکیب تھی۔ اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو خالی التحیات پڑھ کر فوراً کھڑی ہو جائیے۔ درود نہ پڑھیے۔ باقی رکعتیں اسی طرح پوری کر لیجئے۔

یاد رکھیے، فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ نہیں پڑھی جاتی۔ خالی الحمد پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر لیجئے اور آخری رکعت کے بعد بیٹھ کر پھر التحیات پڑھیے اور اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر لیجئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیے۔

وتر نماز

وتر نماز واجب ہے۔ یہ عشاء کی نماز کے فرض و سنت کے بعد پڑھی جاتی ہے اور رمضان میں تراویح کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ تیسری رکعت میں بھی الحمد کے بعد سورۃ ملائیے اور اس کے بعد

رکوع میں جانے سے پہلے اللہ اکبر کہتی ہوئی کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر پھر ہاتھ باندھ لیجئے اور دعاء قنوت پڑھیے۔ دعاء قنوت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ کر دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

اگر دعاء قنوت یاد نہ ہو تو یاد کر لیجئے اور جب تک دعاء قنوت یاد نہ ہو اس کے بدلے میں یہ دعا پڑھیے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

سنت یا نفل نمازیں

فرض پڑھنے کی جو ترکیب بتلائی گئی ہے۔ سنت یا نفل نماز بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہے صرف اتنا یاد رکھیے کہ سنت یا نفل نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد کے بعد کوئی سورۃ یا قرآن مجید کی آیتوں کا پڑھنا ضروری ہے۔ ظہر، عصر یا عشاء کی سنت نماز اگر چار رکعت والی آپ پڑھیں تو بھی ہر رکعت میں الحمد کے بعد کوئی سورۃ یا قرآن پاک کی کم سے کم ایک بڑی یا تین چھوٹی آیتیں ضرور پڑھیے۔

نماز کے اندر فرض واجب اور سنت

نماز پڑھنے کا جو طریقہ بتلایا گیا ہے اس میں کچھ کام فرض ہیں کچھ واجب، کچھ سنت اور کچھ مستحب ہیں جو کام فرض ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی چھوٹ جائے تو نماز بالکل نہیں ہو گی، دوبارہ پڑھیے۔ واجب اگر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہو جاتا ہے، کوئی سنت یا مستحب چھوٹ جائے تو نماز ہو جائے گی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے نماز درست ہونے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ کون سے کام فرض یا واجب یا سنت ہیں۔ اب یہ نیچے لکھے جاتے ہیں۔

نماز میں چھ فرض ہیں

(۱) نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ (۲) کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔ (۳) قرآن مجید میں سے کچھ آیتیں پڑھنا۔ (۴) رکوع کرنا۔ (۵) دونوں سجدے کرنا۔ (۶) نماز کے آخر میں اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے۔

نوٹ : عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکثر بلاعذر بھی بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، حالانکہ اور کام کاج کیلئے چلتی پھرتی ہیں۔ ٹہلتی گھومتی رہتی ہیں، خوب یاد رکھیے جب تک خاص مجبوری اور صحیح عذر نہ ہو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست نہیں، نماز نہیں ہوتی۔ ہاں کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے کھڑی نہیں ہو سکتی اور کھڑی ہوتے ہی سر میں چکر آجاتا ہو یا گر پڑنے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھنا درست ہے، البتہ نفل نمازیں بیٹھ کر پڑھنا درست ہے، مگر بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملے گا۔ اس لیے نفلیں بھی کھڑی ہو کر پڑھنا بہتر ہے۔

نماز میں یہ کام واجب ہیں

(۱) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور دوسری نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد پوری سورۃ پڑھنا۔ (۲) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد کے بعد کوئی سورۃ یا کم سے کم ایک بڑی یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ (۳) واجب، سنت اور نفل نماز کی ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ یا کم سے کم ایک بڑی یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ (۴) الحمد للہ پہلے اور سورۃ یا آیتیں بعد میں پڑھنا۔ (۵) ہر کام کو ترتیب سے کرنا یعنی ہر کام کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا۔ (۶) ہر کام کو اطمینان سے ادا کرنا۔ جلدی نہ کرنا۔ مثلاً رکوع کر کے سیدھی کھڑی ہونا۔ تب سجدہ میں جانا۔ اسی طرح ایک سجدہ کے بعد سیدھی ہو کر بیٹھنا، تب دوسرا سجدہ کرنا۔ (۷) دو رکعت کے بعد بیٹھنا اور التحیات پڑھنا اور آخری رکعت کے بعد بیٹھنے کی حالت میں بھی التحیات پڑھنا (۸) وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا۔ (۹) نماز کو السلام علیکم کہہ کر ختم کرنا۔

نماز میں سنت یا مستحب

ان کاموں کے سوا نماز میں اور جتنی چیزیں ہیں وہ سب سنت ہیں یا مستحب ہیں۔ ان کی تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھئے۔ (بہشتی زیور کا مطالعہ کرنا عورتوں کے لیے بہت مفید ہے)

کن غلطیوں پر سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی

(۱) نماز میں جو کام فرض ہیں اس کے ادا کرنے میں۔ (الف) اگر اتنی دیر ہو گئی کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکتا ہے۔ (ب) ترتیب الٹ ہو گئی جس فرض کو پہلے ادا کرنا چاہیے وہ پیچھے ہو گیا۔ (ج) زیادتی ہو گئی یعنی جتنی مرتبہ ادا کرنا چاہیے اس سے زیادہ ہو گیا۔ (۲) نماز میں جو چیزیں واجب ہیں اگر ان میں سے ایک یا کئی واجب بھولے سے چھوٹ جائیں۔

تو ان سب حالتوں میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔

اب نیچے اس قاعدے کے ماتحت کچھ مسئلے بتائے جاتے ہیں:

مسئلہ: اگر نماز میں رکوع کرنا بھول گئیں یا ایک ہی سجدہ کیا تو نماز نہیں ہوئی کیونکہ فرض چھوٹ گیا۔ دوبارہ پڑھیے۔

مسئلہ: نیت باندھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھنے کے بعد الحمد للہ پڑھنے میں اتنی دیر ہو گئی کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکتا تھا تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہو گیا، کیونکہ فرض ادا کرنے میں دیر ہو گئی۔

مسئلہ: رکوع سے پہلے ہی سجدہ میں چلی گئیں، یاد آنے پر بعد میں رکوع کیا تو

سجدہ سہو ضروری ہو گیا، کیونکہ فرض ادا کرنے کی ترتیب الٹ گئی۔

مسئلہ : ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کر لیا یا تین سجدے کر لیے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہو گیا کیونکہ فرض میں زیادتی ہو گئی۔

مسئلہ : (۱) نماز میں الحمد سے پہلے ہی سورۃ پڑھ گئیں، اس کے بعد الحمد پڑھی۔ (۲) خالی الحمد پڑھی۔ سورۃ ملانا بھول گئیں۔ (۳) رکوع کے بعد سیدھی کھڑی نہیں ہوئی اور سجدہ میں چلی گئیں۔ (۴) ایک سجدہ کے بعد اٹھ کر پوری طرح بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدہ میں چلی گئیں تو ان سب حالتوں میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہے کیونکہ واجب چھوٹ گیا۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز نہیں ہوئی، لیکن اگر سجدہ سہو سے ذرا سر اٹھایا اور فوراً ہی دوسرے سجدہ میں چلی گئیں تو یہ ایک ہی سجدہ ہو گا اگر اس کے بعد پوری طرح بیٹھ کر پھر سجدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ اس لیے کہ ایک سجدہ چھوٹ گیا۔

مسئلہ : تین یا چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت کے بعد بیٹھنا بھول گئیں اور کھڑی ہو گئیں تو اب یاد آنے پر بھی نہ بیٹھے۔ تمام رکعتیں مکمل کر کے سجدہ سہو کر لیجئے نماز درست ہو جائے گی۔ ہاں اگر اچھی طرح کھڑی بھی نہ ہونے پائی تھیں کہ فوراً یاد آ گیا تو بیٹھ جایئے، اور التحیات پڑھ کر اٹھیے۔ اس حالت میں سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ : وتر نماز کی آخری رکعت میں دعاء قنوت پڑھنا بھول گئیں اور رکوع کر لیا تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ : تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر التحیات پڑھنے کے بعد فوراً

نہیں اٹھیں بلکہ اتنی دیر ہو گئی کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ تک کہا جا سکتا ہے یا اتنا پڑھ بھی گئیں تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہو گیا۔

مسئلہ : نماز کے اندر کوئی سنت یا مستحب بھولے سے چھوٹ جائے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے نماز ہو جائے گی، البتہ جان بوجھ کر کسی سنت کو چھوڑ جانا بہت برا ہے۔

سجدہ سہو کی ترکیب

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر صرف داہنی طرف سلام پھیر یئے اس کے بعد دو مرتبہ سجدہ کیجئے دوسرے سجدے سے اٹھنے کے بعد بیٹھ کر پھر التحیات پڑھیے۔ اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھیے تب دونوں طرف سلام پھیر یئے۔

نماز کی جان

نماز کے بارے میں اب تک جو کچھ بتایا گیا۔ یہ سب چیزیں نماز کے ظاہر کو ٹھیک اور درست کرنے کے لیے ہیں۔ ظاہر کی درستگی اس وقت کام دیتی ہے جب اندر میں بھی جان ہو۔ ایک تندرست آدمی خوبصورت ہو اس کا ناک نقشہ بھی سڈول ہو لیکن بدن کے اندر روح نہیں ہے تو ایسا آدمی ایک بے جان لاش ہے۔ اسی طرح نماز کی بھی ایک روح اور جان ہے اور وہ ہے خدا کا دھیان۔ نماز میں شروع سے آخر تک اپنی بے بسی اور عاجزی کے ساتھ خدا کی قدرت اور بڑائی کا دھیان جتنا مضبوط ہو گیا۔ نماز اتنی ہی جاندار اور قیمتی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری آپ کی سب کی نمازوں کو جاندار اور قیمتی بنا دے۔ آمین۔ احقر۔ محمد قریشی عفی عنہ

ستر اور پردہ کا حکم (ضمیمہ جدیدہ)

شریعت میں ایک حکم تو لباس اور ستر کا ہے اور یہ حکم مرد و عورت دونوں ہی کے لیئے ہے۔ مردوں کے لیے ناف سے گھٹنے تک اپنی بیوی کے سوا ہر ایک سے چھپانے کا حکم ہے اور عورتوں کے لیئے چہرہ اور گٹے تک ہاتھ اور ٹخنے تک پیر کے سوا پورا بدن اپنے شوہر کے سوا ہر ایک سے چھپانے کا حکم ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْجَارِيَةُ اِذَا حَاضَتْ لَمْ يَصْلُحْ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا وَجْهُهَا وَيَدُهَا اِلَى الْمَفْصِلِ. (ابو داؤد۔ ص ۵۶۷)

چہرہ اور گٹے تک ہاتھ کے سوا بالغہ عورت کے بدن کا کوئی حصہ نظر نہ آنا چاہیئے۔

اتنا باریک اور چست لباس بھی پہننا حرام ہے جس سے بدن اندر سے جھلکنے لگے یا بدن کی ساخت معلوم ہونے لگے حضور ﷺ کی سالی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ حضور ﷺ کے سامنے باریک لباس پہن کر حاضر ہوئیں تو حضور ﷺ نے فوراً نظر پھیر لی اور فرمایا:

يَاَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ يَصْلُحْ لَهَا اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ (ابو داؤد ص ۵۶۷ باب فيما تبدى المرأة من زينتها من كتاب اللباس)

اے اسماء! بالغہ عورت کے بدن کا کوئی حصہ اس کے اور اس کے سوا

نظر نہ آنا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چہرے اور ہتھیلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ (ابو داؤد کتاب اللباس)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَ كَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا.

(رواہ مالک، مشکوٰۃ ص ۳۷۷ کتاب اللباس الفصل الثالث)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ان کی بھتیجی حفصہ بنت عبدالرحمان باریک اوڑھنی اوڑھ کر حاضر ہوئیں تو حضرت عائشہؓ نے اس باریک اوڑھنی کو پھاڑ دیا اور موٹی اوڑھنی ان کو اوڑھا دی۔

آج مسلمان گھرانوں میں بھی عورتیں ٹھیک وہی لباس پہنتی ہیں جس کے بارے میں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے۔ اس کے بعد دونوں قسموں کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ دوسری قسم کے جہنمیوں کی علامات ان الفاظ میں ہیں۔

وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ۳۰۶۔ کتاب القصاص باب مالا یضمن من الجنایات)

اور جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی ہی رہیں۔ دوسروں کو

دکھائیں اور خود بھی دوسروں پر ریجھیں۔ ان کے سر پر بالوں کی آرائش اونٹنی کے کوہان کی طرح ہو۔ ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے آتی ہے۔

(مسلم شریف، مشکوۃ، کتاب القصاص)

چہرہ اور ہاتھ پیر کے سوا پورا بدن چھپانے کے بعد بھی عورت کا فطری حسن یا زیور اور لباس وغیرہ کا بناؤ سنگھار جو خود بلا ارادہ ظاہر ہو جاتا ہو عورت کے اپنے باپ سسر، بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے کے سامنے تو اس زینت اور بناؤ سنگھار کو ظاہر کر سکتی ہے، مگر ان کے سوا جتنے مرد ہیں ان کے سامنے ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَلَهَا (ترمذی، ص ۲۲۰ باب ماجاءَ في كراهيةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الزِّينةِ من ابواب الرضاع)

اجنبیوں میں بن سنور کر ناز و انداز سے چلنے والی عورت ایسی ہے جیسے قیامت کے دن تاریکی کہ اس میں کوئی نور نہیں۔ (ترمذی شریف)

خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (سورۃ نور)

اور عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو آپ

سے آپ ظاہر ہو جائے اور اپنے سینے پر دوپٹے اوڑھے رہا کریں۔

اس آیت کا صاف مطلب یہ ہے کہ تم اپنی طرف سے اپنا بناؤ سنگھار اور زینت و آرائش غیروں سے چھپانے کی کوشش کرو۔ پھر بھی اگر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو معاف ہے، مگر تم میں یہ جذبہ اور شوق ہرگز نہ ہو کہ اپنا بناؤ سنگھار غیروں کو دکھاؤ۔ سر اور سینہ خاص طور پر زینت کی جگہ ہے اس لیے اس کے ڈھانپنے اور چھپانے کی بھی خاص تاکید کی گئی ہے۔

یہ تو ستر کا وہ حکم ہے جس میں عورت اپنے شوہر کے سوا محرم یا غیر محرم کسی مرد کے سامنے اپنے چہرہ ہاتھ اور پیر کے سوا بدن کا کوئی حصہ نہیں کھول سکتی۔ اس کے بعد دوسرا حکم پردہ کا ہے۔

(۲) پردہ کا حکم

جن رشتہ داروں کے سامنے چہرہ اور ہاتھ پیر کھلا رکھنے کی اجازت دی گئی ہے ان کے علاوہ اور جتنے مرد ہیں ان کے سامنے کھلے چہرے کے ساتھ عورت کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ کسی ضرورت سے گھر سے باہر جانا ہو تو اس طرح باہر نکلنا چاہیے کہ چہرہ نظر نہ آئے۔ قرآن پاک میں ہے:

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (سورۂ احزاب)

اپنے اوپر اپنی چادروں سے گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔

اس آیت میں خاص چہرہ کو چھپانے کا حکم ہے کیونکہ یہ گھونگھٹ ڈالنے کا مقصد چہرہ کو چھپانا ہے اب یہ گھونگھٹ سے چھپایا جائے یا برقع کے نقاب

سے یا کسی اور طریقہ سے۔

یہ حکم کسی ضرورت اور مجبوری سے باہر جانے کے لیے ہے۔ صرف تفریح یا بغیر مجبوری کے باہر پھرنے کے لیے نہیں ہے۔ باہر کے کام کو پورا کرنا یا کرانا شوہر کا فرض ہے۔ ہاں اگر شوہر یا کوئی دوسرا مرد نہ ہو تو مجبوراً اس کی بھی اجازت ہے۔

آج کی بے حیا عورتیں جس طرح بن ٹھن کر اپنا حسن اور بناؤ سنگھار دکھانے کے لیے باہر آزادی سے گھومتی پھرتی ہیں۔ قدیم جاہلیت میں بھی اسی طرح گھوما کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم وقار کے ساتھ اپنے گھروں میں جمی بیٹھی رہو۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (سورہ احزاب)

اور اپنے گھروں میں جمی رہو۔ قدیم جاہلیت کے طریقہ پر اپنے کو دکھاتی مت پھرو۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمان عورتیں اپنے چہرے پر نقاب ڈالنے لگیں اور کھلے چہرہ کے ساتھ پھرنے کا رواج بند ہو گیا اور بے ضرورت گھر سے باہر نکلنا ہی موقوف ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو توفیق دے کہ قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق اپنے ستر اور پردہ کا اہتمام رکھیں اور موجودہ دور کی بے حیائی اور بے پردگی سے بچیں۔ آمین۔

(احقر محمد قریش عفی عنہ)

زکوٰۃ

از حضرت اقدس جناب مفتی محمد یحییٰ صاحب قاسمی مہتمم انجمن ندائے اسلام۔ کلکتہ

جس طرح نماز روزہ عورتوں پر فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے بہت سی عورتیں زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں اور گنہگار ہوتی اور آخرت کا عذاب مول لیتی ہیں۔

جس عورت کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا اس کا زیور یا اتنے روپے فاضل ہوں جس سے چاندی یا سونا اوپر لکھے ہوئے وزن کے مطابق خرید سکے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ بشرطیکہ اس زیور یا سونے چاندی اور روپے پر پورا سال گزر جائے۔ اگر کسی عورت کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کا زیور نہیں بلکہ اس سے کم ہے اور سونا بھی ساڑھے سات تولہ نہیں بلکہ کم ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ اگر سونا بیچ کر چاندی خرید لی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی ہو جائے گی یا چاندی بیچ کر سونا خریدا جائے تو ساڑھے سات تولہ سونا ہو جائے گا تو ایسی صورت میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے بعد سونا یا چاندی یا روپے جو بھی ہوں سب کا چالیسواں حصہ نکالنا فرض ہے چاہے قیمت دی جائے یا سونا چاندی دیا جائے۔ اس کی پوری تفصیل یا تشریح مطلوب ہو تو کسی مستند مفتی سے دریافت کیجئے۔ اس چھوٹے سے کتابچہ میں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں۔

صدقہ فطر اور قربانی

جن عورتوں کے پاس روپے یا سونے چاندی یا اس کا اتنا زیور موجود ہو

جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے تو اگر عورت عید کے دن اس کی مالک ہو (چاہے اس پر ابھی سال نہ گزرا ہو) تو اس پر خود اپنا صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اسی (۸۰) تولے کے سیر سے ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سیر تیرہ چھٹانک گیہوں یا تین سیر دس چھٹانک جو یا اس کی قیمت ہے۔

اسی طرح اگر عورت قربانی کے دنوں (۱۰، ۱۱، ۱۲) میں اوپر لکھی ہوئی مقدار کے مطابق سونا یا چاندی یا زیور یا روپے کی مالک ہو تو اس پر قربانی بھی واجب ہے بڑے جانوروں میں ایک حصہ اور بکری ایک کر دینے سے قربانی ادا ہو جائے گی (ایک غلط فہمی) بہت سی جگہ یہ مشہور ہے کہ قربانی ہر سال واجب نہیں اسی لیے بہت سے لوگ کسی سال اپنے نام اور کسی سال باپ والدا کے نام یا حضور ﷺ کے نام قربانی کرتے ہیں اپنے نام کی چھوڑ دیتے ہیں ایسا سمجھنا غلط ہے جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ ہر سال اور ہر وقت فرض ہے اسی طرح قربانی ہر سال واجب ہے۔ جس مرد و عورت پر قربانی واجب ہے اس کو اپنی قربانی کرنا ضروری ہے۔ چاہے وہ گزشتہ سال بھی کر چکا ہو اگر اپنی قربانی چھوڑ دے گا تو گنہگار ہو گا۔ اپنی طرف سے قربانی کر لینے کے بعد جس دوسرے کی طرف سے کرنا چاہے کر لے۔

حج

عورتوں پر حج بھی فرض ہے جس عورت کو اللہ تعالیٰ نے اتنے روپے اور مال عطا کیے ہوں کہ وہ مکہ مکرمہ تک اپنے پیسے سے آجا سکے اور کسی قسم کا قرض بھی اس پر نہ ہوا ہو، لیکن قرض کی ادائیگی کے بعد بھی اتنے روپے اس کے پاس ہیں تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے ایسی عورتوں کو جتنا جلد ہو سکے حج ادا کر لینا

ضروری ہے۔اگر حج کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے تو عورت کے وارثوں پر حج بدل کرانے کی وصیت کرنا ضروری ہے۔ اور اگر عورت کو خود حج کی توفیق ہو جائے تو عورت تنہا حج کا سفر نہیں کر سکتی بلکہ اپنے ساتھ اپنے کسی محرم یا شوہر کو ساتھ لے جانا ہوگی۔اگر عورت محرم یا شوہر کو ساتھ لے جائے تو اس محرم یا شوہر کا خرچ بھی عورت کو ادا کرنا ہوگا،اگر اتنے روپے نہ ہوں کہ محرم یا شوہر کو ساتھ لے جائے تو خود عورت کو حج ادا کرنا ضروری نہ ہوگا۔بلکہ مرنے سے پہلے حج بدل کی وصیت کرنا ہوگا اور وصیت کے بعد وارثوں پر اس کا حج بدل کرانا لازم ہوگا۔

حج کو بھی فرض ہو جانے کے بعد جوانی میں ہی ادا کرنا چاہیے ،بوڑھی ہونے تک انتظار کرنا یا کسی دنیاوی کام ہونے تک تاخیر گناہ ہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچائے اور عورتوں کو دین کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

چند ضروری ہدایات

غیبت: غیبت گناہ کبیرہ ہے آج مسلمان اس میں بہت زیادہ مبتلا ہیں، اور عورتیں تو خصوصیت سے اس میں امام ہی ہیں۔حالانکہ قرآن پاک میں اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔

يَآ يُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْراً مِنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَاكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوْهُ،وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (سورہ حجرات پ۲۶۔ع۱۴)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیوں کہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

مسلمان عورتوں کو اس گناہ سے بچنا چاہئے اور اپنی مجلسوں میں اللہ ورسول کا تذکرہ کرنا چاہئے۔ ہماری عورتوں کی یہ عادت بن گئی ہے کہ جہاں اکٹھی ہوئیں ایک دوسرے کے عیب بیان کرنے میں مشغول ہو گئیں اور ان کو اس کا اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ جہنم میں جانے کا سامان کر رہی ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ اَلَا جُوْفَانِ اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ (رواه الترمذی وابن ماجة. مشكوة ص ٤١٢ باب حفظ اللسان والغيبة والشتم)

کیا تمہیں ان اسباب کا علم ہے جن کی وجہ سے لوگ کثرت سے جنت میں جائیں گے۔ اللہ سے تقویٰ اور اچھے اخلاق ہیں کیا تمہیں ان اسباب کا علم ہے جن کی وجہ سے لوگ کثرت سے جہنم میں جائیں گے۔ دو خالی جگہیں ہیں۔ منہ اور شرمگاہ۔

اگر ان عورتوں کو سمجھایا جاتا ہے تو کہتی ہیں کہ میں کوئی غلط بات تو

تھوڑا ہی کہہ رہی ہوں۔ یہ عیب تو اس میں ہے ہی۔ حالانکہ ان کو یہ بھی علم نہیں کہ غیبت تو یہی ہے کہ جو عیب ہو اس کو اس کے غائبانہ میں بیان کیا جائے اور اگر وہ عیب اس میں نہیں ہے تو یہ بہتان ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْغِیْبَۃُ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَاتَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۱۲ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم)

کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ خدا اور رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے بھائی کا تذکرہ کرنا ایسے طریقے سے جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اگر وہ عیب اس کے اندر ہو جب بھی؟ حضورؐ نے فرمایا! اگر وہ عیب ہے جب ہی تو غیبت ہے۔ اگر وہ عیب نہیں ہے تب تو بہتان ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمان مرد و عورت کو غیبت اور تمام گناہوں سے محفوظ رکھے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔

مَنْ یَّضْمَنْ لِّیْ مَابَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ (رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان الغیبۃ والشتم)

جو شخص اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری لے لے میں اس کے لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

غیبت کے سلسلہ میں "غیبت کیا ہے"؟ نامی کتاب کا مطالعہ ضروری ہے اور مفید ہے۔(یا کتاب تباہی کے ستر راستے کا مطالعہ کریں)

بچوں کی سالگرہ

بچوں کی سالگرہ بھی ایک غیر شرعی رسم ہے۔ آج کل مسلمانوں میں یہ رسم بہت چل پڑی ہے۔ حالانکہ اس پر کوئی ثواب تو ہے نہیں بلکہ بعض کاموں کی وجہ سے گناہ ہی ہوتا ہے۔ لوگ اس میں کافی نام و نمود کرتے ہیں۔ عورتوں کی دعوت ہوتی ہے اور وہ پوری زینت و آرائش کے ساتھ شریک ہوتی ہیں۔ حالانکہ شوہر کے سوا کسی دوسرے کو دکھانے کے لیے زینت کرنا جائز نہیں۔ پھر اس میں نماز چھوٹ جاتی ہے اور اسراف (فضول خرچی) ہوتا ہے اور نام و نمود اور غیر شرعی کام کا رواج پڑتا ہے۔ جو سب گناہ ہے۔ مسلمان عورتوں کو غیر شرعی کام سے بچنا چاہیے۔ اور بری رسموں سے بچنا چاہیے اور "اصلاح الرسوم" نامی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی سالگرہ نہیں منائی گئی تو ہمارے بچے اور بچیوں کی سالگرہ کیوں کی جائے کیا ہمارے بچے بچیوں کا مرتبہ حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاٰثَمِ مِثْلَ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا (رواہ الترمذی مشکوۃ ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

جس نے کوئی ایسی نئی بات دین میں پیدا کی جس سے خدا اور رسول
راضی نہیں ہے تو اس پر تمام عمر کرنے والوں کا گناہ ہو گا اور عمل
کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

اللہ تعالیٰ نے جن مسلمان عورتوں کو دین سیکھنے اور دین پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے ان کو چاہیئے کہ اپنی بہنوں میں دین پھیلائیں اور دین کی باتیں اور دین کے احکام سکھائیں۔ یہی ان کے لیے آخرت کا سامان ہے حضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا کہ اگر تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے لیے عرب کے بہترین مال (سرخ اونٹ) سے بھی بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اچھے عقائد، اچھے اخلاق کی توفیق عطا فرمائے اور بری باتوں اور رسموں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح، شادی کی رسمیں

نکاح کے اندر جو چیزیں رکن (فرض) ہیں وہ صرف دو ہیں۔ کم از کم دو گواہوں کی موجودگی اور ایجاب و قبول، اور نکاح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ عام مجمع میں نکاح کیا جائے۔ خطبہ اور چھوہارے تقسیم کرنا سنت ہیں۔ فرض واجب نہیں۔ شب زفاف (جس رات دولہا دلہن کی ملاقات ہوتی ہے) کے دوسرے دن دعوت ولیمہ کرنا سنت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق امیر و غریب کو کھانے کی دعوت دی جائے اور کھانا کھلایا جائے۔ اپنی حیثیت سے زیادہ یا قرض لے کر دعوت ولیمہ کرنا اسراف اور گناہ ہے اور صرف امیروں اور مالداروں کو دعوت دینا اور غریبوں کو چھوڑ دینا بھی سنت کے خلاف ہے اور اس

کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ

(مشکوٰۃ ص ۲۷۸ باب الولیمہ)

بدترین کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں غریبوں کو چھوڑ کر صرف امیروں کو دعوت ہو۔

خلاف شریعت رسمیں

شادی میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جو خلاف شریعت اور گناہ ہیں۔ لڑکے کے رشتہ دار یا لڑکے کی فرمائشات، جہیز میں بعض چیزوں کی تعیین، لڑکی یا لڑکے والوں کے یہاں گانا، بجانا، ایک دوسرے پر رنگ پھینکنا، دلہن کی رونمائی میں محرم اور غیر محرم سے لاپرواہی، لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کو مانجھا (مایوں) بٹھانے کے لئے عورتوں کا جانا اور لڑکی کو مانجھا بٹھانا جس کو لگن (مایوں) کی رسم کہتے ہیں۔ دولہا باراتیوں اور دلہن اور دوسری عورتوں کا فوٹو لینا، یہ سب رسمیں اسلام کے خلاف اور گناہ ہیں۔ باراتیوں کے کھانے اور لڑکی کو جہیز دینے میں اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا اسراف ہے اور اسراف (فضول خرچی) گناہ کبیرہ ہے۔ بارات تو اسلام میں کوئی چیز ہے ہی نہیں کہ اس کو کیا جائے۔ لڑکی کو جہیز میں اتنی ہی چیزیں دینی چاہئیں جو لڑکی کے رشتہ دار کی حیثیت ہو۔ اس سلسلہ میں لڑکے یا اس کے رشتہ داروں کی فرمائش ظلم اور کبیرہ گناہ ہے۔ جہیز خالص لڑکی کی چیز اور ملک ہے۔ لڑکی کے رشتہ داروں کو اختیار ہے جتنا اور جو کچھ چاہیں دیں۔ کسی کو اس پر جبر و دباؤ کا اختیار نہیں۔

مسلمان مرد و عورت کو ان غیر ضروری اور مخالف شریعت کاموں سے مکمل پرہیز کرنا ضروری ہے۔ دنیا میں سوائے نام و نمود کے کچھ حاصل نہیں اور آخرت میں جہنم کی طرف لے جانے کے اسباب ہیں۔ کوئی سمجھ دار اور دیندار مسلمان اس کے لیے ہرگز تیار نہ ہوگا کہ صرف نام و نمود کے لیے اپنے آپ کو جہنم کا کندہ بنائے۔ عورتوں کو خاص کر اس سے بچنا ضروری ہے اس لیے کہ رسوم کی ایجاد کرنے والی اور اس کی پابندی کرنے والی اور کرانے والی زیادہ تر یہی ہوتی ہیں۔

قرآن پاک میں حکم ہے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (سورہ تحریم پ ۲۸)

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

فاتحہ (ایصال ثواب) کا صحیح طریقہ

اگر کھانے پینے کی چیزوں کا ثواب پہنچانا ہے تو اسے غریبوں میں تقسیم کر کے یہ نیت کر لی جائے کہ اے اللہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچادے اور اگر کچھ پڑھ کر ثواب پہنچانا ہے تو قرآن پاک کا جتنا حصہ پڑھتا ہو پڑھ کر خدا سے دعا کرے کہ اے اللہ اس کو قبول فرما اور اس کا ثواب فلاں کو پہنچادے۔ اگر چند میت کو ثواب پہنچانا ہے تو سب کی نیت کرے۔ ایصال ثواب کا مختصر اور آسان طریقہ یہ ہے کہ اول درود شریف تین مرتبہ، اس کے بعد سورہ فاتحہ (الحمد شریف)

تین مرتبہ اس کے بعد سورہ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) گیارہ مرتبہ پھر درود شریف تین مرتبہ پڑھ کر خدا سے دعا کی جائے کہ اے اللہ اس کو قبول فرما اور اس کا ثواب فلاں کو پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو بری رسموں سے بچائے اور دین کی صحیح اور ضروری باتوں کے سمجھنے کی توفیق دے۔

گھریلو زندگی کی ایک بڑی غلطی

شریعت کا حکم ہے کہ جب لڑکے لڑکیاں سمجھ دار ہو جائیں تو ان کا بستر ماں باپ سے الگ رکھا جائے۔ ماں کے یا باپ کی بستر پر بیٹی، اسی طرح باپ یا ماں کے بستر پر لڑکا لیٹے سوئے نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض صورتوں میں ایسی غلطی سے بیوی اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بیٹے، پوتے، نواسے کی بیویوں کو بھی سسر یا دادا سسر دنانا سسر سے الگ رہنا چاہیے، ان کی کوئی خدمت جسمانی نہیں کرنی چاہیے۔ ورنہ اس فتنہ کے دور میں بہت سی دفعہ وہ عورتیں اپنے شوہر پر حرام ہو جائیں گی اور پھر جائز و حلال ہونے کی صورت نہیں رہے گی۔ اس لیے کہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر شوہر کا ہاتھ نفسانی خواہش کے ساتھ بیوی کے بجائے لڑکی یا بہو وغیرہ کے بدن پر پڑ جائے تو بیوی اپنے شوہر کے لیے اور بہو وغیرہ خود اپنے شوہروں پر حرام ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس کے جائز ہونے کی بھی کوئی صورت نہیں۔ یہ حکم حرام ہونے کا اس وقت ہے جب لڑکی یا بہو وغیرہ نو سال یا اس سے زیادہ عمر کی ہو۔ تفصیل فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

موت ہو جانے کا بیان

جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹا کر اس کے پیر قبلہ کی طرف کر

دولور سر اونچا کردولور اس کے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھو، تاکہ تم کو پڑھتے سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے لور اس کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو، کیونکہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ یٰسین شریف پڑھنے سے بھی موت کی سختی کم ہوتی ہے، اس کے پاس بیٹھ کر پڑھ دو۔ یا کسی سے پڑھوادو جب موت واقع ہو جائے تو سب عضو درست کر دو۔ کسی کپڑے سے اس کا منہ باندھ دو تاکہ منہ پھیل نہ جائے، آنکھیں بند کر دولور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دو۔ لوپر کوئی چادر ڈال دو لور نہلانے لور کفنانے میں جلدی کرو، منہ وغیرہ بند کرتے یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

نہلانے کا بیان

پہلے کسی تخت یا بڑے تختے کو لوبان یا اگر بتی وغیرہ خوشبودار چیز کی دھونی دے دو۔ پھر مردے کو اس پر لٹادو اور کپڑے اتار لو۔ لور کوئی کپڑا ناف سے لے کر زانو تک ڈال دو کہ اتنا بدن چھپا رہے، پہلے مردے کو استنجا کرادو۔ اپنے ہاتھ میں کپڑا لپیٹ لو جو کپڑا ناف سے لے کر زانوؤں تک پڑا ہے اس کے اندر اندر دھلاؤ۔ پھر اس کو وضو کرادو اس طرح کہ پہلے منہ دھلاؤ، پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسح، پھر دونوں پیر لور تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں لور مسوڑھوں پر پھیر دی جائے لور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بہتر ہے لور اگر وہ نہانے کی حاجت میں یا حیض و نفاس میں مر جاوے تو اس طرح سے منہ لور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے لور ناک لور منہ لور کانوں میں روئی بھر دو تاکہ وضو کراتے لور نہلاتے وقت پانی اندر نہ جانے پاوے۔ بیری کے

پتوں سے پکا ہوا یا نہ ہو سکے تو سادہ نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے۔

کفنانے کا بیان

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے، کرتا، ازار بند، سر بند، چادر، سینہ بند، آزار سر سے پیر تک ہونا چاہیے اور چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی، اور کرتا گلے سے پاؤں تک ہو، لیکن نہ اس میں کلی ہو نہ آستین اور سر بند تین ہاتھ لمبا اور سینہ بند چھاتیوں سے زانوؤں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بند ہو جائے اور اگر پانچ کے بجائے صرف تین کپڑوں ازار، چادر اور سر بند میں کفنادے تو بھی کافی ہے اور اس سے کم مکروہ ہے۔

کفنانے کا طریقہ

کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھاؤ پھر ازار اور اس کے اوپر کرتا، پھر مردے کو اس پر لے جا کر پہلے کرتا پہناؤ اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینہ پر ڈال دو، ایک حصہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف۔ اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو، اس کو نہ باندھو اور نہ لپیٹو۔ پھر ازار لپیٹ دو۔ پہلے بائیں طرف لپیٹو۔ پھر داہنی طرف اس کے بعد سینہ بند باندھ دو، پھر چادر لپیٹو۔ پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف اور پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو اور ایک بند کمر کے پاس بھی لگا دو تاکہ راستہ میں کہیں کھل نہ جائے۔ کفن میں یا قبر میں عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا کوئی دعا وغیرہ رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح کفن یا سینہ پر کلمہ یا کوئی دعا وغیرہ لکھنا بھی درست نہیں۔ جو چادر جنازہ کی چارپائی پر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں۔

خواتین کے طریقہ نماز کا ثبوت

خواتین کا طریقہ نماز آگے آرہا ہے اسؐ سے پہلے ایک سوال اور تفصیلی جواب لکھا جاتا ہے جس میں خواتین کے طریقہ نماز کا مردوں کے طریقہ نماز سے جدا ہونا احادیث طیبہ اور آثار صحابہؓ سے ثابت کیا گیا ہے اور یہ اس بنا پر لکھا جارہا ہے کہ اکثر غیر مقلد مسلمانوں کو خصوصاً خواتین کو یہ تاثر دیتے رہتے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کے نماز ادا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ چنانچہ ان کی غیر مقلد عورتیں مردوں کی طرح نمازیں ادا کرتی ہیں اور یہ محض ناواقفیت پر مبنی ہے لہٰذا اس تفصیلی وضاحت کے بعد غیر مقلد عورتوں کو ان احادیث و آثار کی پیروی کرنی چاہئے اور حق کو قبول کرنا چاہئے۔ اور حنفی مذہب رکھنے والی خواتین کو پورا اطمینان رکھنا چاہئے کہ ان کا طریقہ بالکل صحیح ہے اور شریعت کے مطابق ہے۔ لیجئے سوال و جواب پڑھیئے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکی حنفی مسلک سے تعلق رکھتی ہے، اس کا شوہر غیر مقلد ہے اور وہ اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تم مردوں کی طرح نماز پڑھا کرو! عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقے کے مطابق ہے، کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں سے جدا ہونا بالکل ثابت نہیں ہے، اب آپ بتایئے کہ حنفی لڑکی کو شوہر کے مطابق اپنی نماز مردوں کی طرح پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟ اور حنفی بیوی کو غیر مقلد شوہر کا مذکورہ حکم ماننا ضروری ہے یا نہیں؟

اور نیز حنفی مسلک میں عورت کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقے سے جدا ہونا احادیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ مفصل اور مدلل جواب دیکر مطمئن فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

احقر عبدالحلیم، ڈھرکی سندھ

الجواب: حامِدًا و مُصَلِّیًا

مذکورہ صورت میں اہل حدیث شوہر کا اپنی حنفی بیوی کو مردوں کے طریقہ سے نماز پڑھنے پر مجبور کرنا جائز نہیں کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ بالکل مردوں کی طرح ہونا کسی بھی حدیث سے صراحتہً ثابت نہیں بلکہ خواتین کا طریقہ نماز مردوں کے طریقے سے جدا ہونا بہت سی احادیث اور آثار صحابہؓ و تابعین سے ثابت ہے اور چاروں ائمہ فقہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں۔

تفصیل ذیل میں ہے:

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ کَیْفَ کَانَ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کُنَّ یَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ یَّحْتَفِزْنَ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ خواتین حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں کس طرح نماز پڑھا کرتی تھیں تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے چار زانو ہو کر بیٹھتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر نماز ادا کریں۔(جامع المسانید ص ۴۰۰ ج۱)

(۲) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ! اِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ اُذُنَيْكَ وَالْمَرْاَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا.

ترجمہ: حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے نماز کا طریقہ سکھلایا تو فرمایا کہ اے وائل بن حجر جب تم نماز شروع کرو تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائے۔ (مجمع الزوائد ۱۰۳ ج ۲)

(۳) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى اِمْرَاَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُّمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ لَيْسَتْ فِيْ ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹا دو اس لئے کہ اس میں عورت مرد کے مانند نہیں ہے۔ (السنن للبیہقی صفحہ ۲۲۳ ج ۲ اعلاء السنن بحوالہ مراسیل ابی داؤد صفحہ ۱۹ ج ۳)

(۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْاَةُ لِلصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْاُخْرٰى وَاِذَا سَجَدَتِ الصَقَتْ بَطْنَهَا فِيْ فَخِذَيْهَا كَاَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَيَقُوْلُ يَا مَلَائِكَتِيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهَا. (سنن کبری للبیہقی ج ۲ ص ۲۲۳ کنز العمال ج ۷ ص ۵۴۸)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز کے دوران جب عورت بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے ملالے اس طرح کہ اس سے زیادہ سے زیادہ ستر ہو سکے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس عورت کی بخشش کردی۔

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ .(ترمذی صفحہ ۸۵ سعید کمپنی مسلم شریف صفحہ ۱۸۱ج۱)

ترجمہ : حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (کہ اگر نماز کے دوران کوئی ایسا امر پیش آجائے جو نماز میں حارج ہو تو) مردوں کے لئے یہ ہے کہ وہ تسبیح کہیں اور عورتیں صرف تالی بجائیں۔

(۶) قَالَ اَبُوْبَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ سَمِعْتُ عَطَاءَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ کَیْفَ تَرْفَعُ یَدَیْهَا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ حَذْوَ ثَدْیَیْهَا (وَقَالَ اَیْضًا بَعْدَ اَسْطُرٍ) لَاتَرْفَعُ بِذٰلِكَ یَدَیْهَا کَالرَّجُلِ وَاَشَارَ فَخَفَضَ یَدَیْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا اِلَیْهِ جِدًّا وَقَالَ اِنَّ لِلْمَرْاَةِ هَیْئَةً لَیْسَتْ لِلرَّجُلِ (المصنف لابی بکر بن ابی شیبۃ، ص ۲۳۹ ج۱)

ترجمہ : امام بخاری کے استاد ابو بکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ان سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ کیسے اٹھائے تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی چھاتیوں تک اور فرمایا نماز میں اپنے ہاتھوں کو اس طرح نہ اٹھائے جس طرح مرد اٹھاتے ہیں اور انہوں نے اس بات کو جب اشارہ سے بتلایا تو اپنے ہاتھوں کو کافی پست کیا اور ان دونوں کو

اچھی طرح ملایا اور فرمایا کہ نماز میں عورت کا طریقہ مردوں کی طرح نہیں ہے۔

(۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَۃُ فَلْتَحْتَفِزْ وَلْتَضُمَّ فَخِذَیْھَا۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جب عورت سجدہ کرے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنی رانوں کو ملالے (بیہقی ص ۲۲۳ ج ۲)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ صَلَاۃِ الْمَرْاَۃِ فَقَالَ تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے عورت کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ (سب اعضاء کو) ملالے اور سرین کے بل بیٹھے۔

مذکورہ بالا احادیث اور آثار صحابہ تابعین سے عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز سے واضح طور پر مختلف ہونا ثابت ہوا اب اس بارہ میں ائمہ فقہ کا مسلک ملاحظہ فرمائیں۔

وفی مذھب الحنفیة واما فی النساء فاتفقوا علی ان السنة لھن وضع الیدین علی الصدر استرلھا کما فی البنایة وفی المنیة احمرأة تضعھما تحت ثدییھا . (صفحہ ۱۵٦ ج ۲ السعایة)

والمرأة تنخفض فی سجودھا وتلزق بطنھا بفخذیھا لان ذلك استرلھا (وفی موضع آخر) وان کانت امراة جلست علی الیتیھا الیسری واخرجت رجلیھا من الجانب الایمن لانه استرلھا .الخ (صفحہ ۱۱۱ ج ۱ ھدایه)

وفی مذھب المالکیۃ ندب مجافاۃ ای مباعدۃ (رجل فیہ) ای سجود (بطنہ فخذیہ) فلایجعل بطنہ علیھا و مجافاۃ (مرفقیہ رکبتیہ) ای عن رکبتیہ ومجافاۃ ضبعیہ این مافوق المرفق الی الابط جنبیہ ای عنھما فجافاۃ وسطافی الجمیع واما المرأۃ فتکون منضمۃ فی جمیع احوالھا . (الشرح اصغیر للدر دیر المالکی ۳۲۹ ج ۱)

وفی مذھب الشافعیۃ قال النووی (یسن ان یجافی مرفقیہ عن جنبیہ ویرفع بطنہ عن فخذیہ و تضم المرأۃ بعضھا الی بعض (وقال بعد اسطر) روی البراء بن عازب رضی اللہ عنھما ان النبی ﷺ کان اذا سجد جنح (وروی جنبخی) (والجنح الخاوی) وان کانت امرأۃ ضمت بعضھا الی بعض لان ذلک استرلھا. (شرح المھذب ص ۴۰۴ ج ۳)

وفی مذھب الحنابلۃ وفی المغنی وان صلت امرأۃ بالنساء قامت معھن فی الصف وسطاً قال ابن قدامۃ فی شرح اذا ثبت نانھا اذا صلت بھن قامت فی وسطھن لانعلم فیہ خلافاً بین من رأی لھا ان تؤمھن ولان المرأۃ یستحب لھا التستر ولذلک لایستحب لھا التجافی .الخ (۲۰۲ ج ۲)

مذکورہ بالا احادیث طیبہ آثار صحابہ و تابعین اور چاروں مذاہب فقہ حقہ کے حضرات فقہاء کرام کی عبارات سے جو عورتوں کی نماز کا مسنون طریقہ ثابت ہوا وہ مردوں کے طریقہ نماز سے جدا ہے، عورتوں کے طریقہ نماز میں

زیادہ سے زیادہ پردہ اور جسم سمیٹ کر ایک دوسرے سے ملانے کا حکم ہے اور یہ طریقہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک سے آج تک اس امت میں متفق علیہ اور عملاً متواتر ہے۔ آج تک کسی صحابی یا تابعی یا دیگر فقہاء امت کا کوئی ایسا فتویٰ نظر نہیں آیا جس میں عورتوں کی نماز کو مردوں کی نماز کے مطابق قرار دیا ہو۔ نیز خود اکابر اہل حدیث حضرات اس مسئلہ میں مذکورہ بالا احادیث کے مطابق فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا عبدالجبار بن عبداللہ غزنوی (جو بانی جامعہ اہل بحر گلشن اقبال کراچی کے دادا ہیں) اپنے فتاویٰ میں وہ حدیث جو ہم نے کنزالعمال اور بیہقی کے حوالے سے نقل کی ہے اس کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"اور اسی پر تعامل اہل سنت و مذاہب اربعہ وغیرہ چلا آیا ہے"

نیز اس کے بعد مختلف مذاہب اربعہ سے حوالہ نقل کرنے کے بعد آخر میں نتیجۃً فرماتے ہیں کہ "غرض یہ کہ عورتوں کا انضمام (اکٹھی ہو کر) اور انخفاض (سمٹ کر اور چمٹ کر) احادیث و تعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے اور اس کا منکر کتب حدیث اور تعامل اہل علم سے بے خبر ہے"۔ واللہ اعلم (حررہ عبدالجبار عفی عنہ) (فتاویٰ غزنویہ ص ۲۷ و ۲۸ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۴۰۹۰ ج ۳)

جہاں تک اہل حدیث حضرات کے دعویٰ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں نہ تو ان کے پاس کوئی قرآنی آیت ہے اور نہ کوئی حدیث اور نہ ہی کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ، البتہ اگر وہ حضرات ام درداء کا اثر استدلال میں پیش کریں جو یہ ہے کہ: "عن مکحول ان ام الدرداء کانت تجلس فی الصلاۃ

کجلسة الرجل" ترجمہ: حضرت ام درداءؓ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھی تھیں۔ (المصنف لابن ابی شیبہ ص ۱۱ ج ۱)

تو اس اثر کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اس اثر سے استدلال کرنا کئی وجہ سے درست نہیں۔ (۱) پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اگرچہ حافظ مزیؒ نے ان کو صحابیہ کہا ہے لیکن دوسرے محدثین وناقدین نے ان کو تابعیہ شمار کیا ہے لہٰذا یہ صحابیہ نہیں تابعیہ ہیں اور ایک تابعی کا عمل اگر اصول کے مخالف نہ بھی ہو تب بھی اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

وفی الفتح وعمل التابعی بمفرده ولولم یخالف لایحتج به. (ص ۲۵۲ ج ۲)

(۲) بالفرض اگر ان کو صحابیہ بھی مان لیا جائے تو یہ ان صحابیہ کی اپنی رائے ہے اور نہ ہی ان صحابیہ نے کسی اور کو اس کی دعوت دی ہے اور نہ ہی انہوں نے اس فعل پر حضور اکرم ﷺ کا کوئی قول و فعل اور نہ ہی کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ نقل کیا ہے، لہٰذا عورتوں کی نماز کے سلسلہ میں امت کے عملی تواتر کے خلاف اس رائے کی پوزیشن ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن حکیم کی متواتر قرأت کے خلاف شاذ قرأت اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی مسلمان شاذ قرآت کے لئے متواتر قرآن حکیم کی تلاوت نہیں چھوڑتا اور نہ کسی دوسرے مسلمان کو اس کی دعوت دیتا ہے۔

(۳) نیز اگر اس اثر کے الفاظ پر غور سے نظر ڈالی جائے تو اس سے جمہورؒ کے قول کی تائید ہوتی ہے اس لئے کہ اس میں ام درداء کے ہیئت جلوس کو مرد کے ہیئت جلوس سے تشبیہ دی گئی ہے جس سے یہ بات بھی بخوبی واضح

ہوتی ہے کہ ام درداء تو مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں لیکن دوسری صحابیات
اور خواتین کا طریقہ نماز مردوں سے مختلف تھا جس کا احادیث بالا میں ذکر ہوا۔

اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ اگر یہ اثر قابل استدلال نہیں تو پھر امام نے
اس کو اپنی صحیح بخاری میں کیوں ذکر کیا ہے تو یہ شبہ بھی صحیح نہیں ہے اس لئے
کہ امام بخاری نے اس اثر کو اس لئے ذکر نہیں کیا کہ اس سے عورتوں کی نماز
کے طریقہ پر استدلال کیا جائے بلکہ صرف اس بات کی تقویت کے لئے ذکر
کیا ہے کہ مردوں کے جلوس کی کیفیت نماز میں کیا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں رقمطراز ہیں۔

وعرف من رواية محكول ان الصغرى التابعية لاالكبرى الصاحابية لانه ادرك الصغرى ولم يذكر البخارى اثرام الدرداء ليحتج به بل للتقرية الخ (ص ۲۵۲ ج ۱)

نیز اگر یہ حضرات صلوا کمارأیتمونی اصلی سے استدلال
کریں کہ عورتوں کی نماز مردوں کے مطابق ہے تو یہ استدلال بھی صحیح نہیں
اول تو اس جملہ کا سیاق و سباق ایک خاص واقعہ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک
خاص وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیس دن قیام کیلئے آیا تھا واپسی پر
آپ نے ان کو کچھ نصیحتیں فرمائیں ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ
صلوا کما رأیتمونی اصلی۔

بہر حال اگر اس جملہ کو سیاق و سباق سے ہٹ کر دیکھیں تو اس میں
کوئی شک نہیں کہ اس حدیث میں عورت سمیت پوری امت شریک ہے اور

پوری امت پر لازم ہے کہ جو طریقہ آنحضرت ﷺ کی نماز کا ہے وہی طریقہ امت کا ہو لیکن یہ واضح ہو کہ اس عمومیت پر عمل اس وقت تک ہی ضروری ہے جب تک کوئی شرعی دلیل اس کے معارض نہ ہو اور اگر کوئی دلیل خصوص کے بعض عمل یا افراد میں اس حکم کے معارض ہو تو اس دلیل خصوص کی وجہ سے وہ بعض افراد یا وہ عمل اس امر کی تعمیل سے مستثنیٰ ہوں گے۔ چنانچہ ضعفاء اور مریض ان احادیث سے جن میں ان کے لئے تخفیف کی گئی ہے اور عورتیں ان تمام احادیث سے جس میں ان کو ستر پوشی اور اخفاء کا حکم دیا گیا ہے اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گے۔ لہٰذا مستثنیات کی موجودگی میں اس جملہ سے عورت اور مرد کی نماز میں مجموعی کیفیت اور طریقہ پر مطابقت کا استدلال درست نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر الشافعی نے اس بات کو فتح الباری میں ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ۔

اذا اخذ مفرداً عن ذكر سببه وسياقه اشعر بانه خطاب لامة بان يصلوا كما كان فيقوى الاستدلال به على كل فعل ثبت انه فعله في الصلاة لكن هذا الخطاب انما وقع لمالك بن الحويرث واصحابه كان يوقعوا الصلاة على الوجه الذى رأوه صلى الله عليه وسلم يصليه نعم يشاركهم في الحكم جميع الامة بشرط ان يثبت استمراره صلى الله عليه وسلم على فعل ذلك الشئ المستدل به دائماً حتى يدخل تحت الامر ويكون واجباً وبعض ذلك مقطوع باستمراره عليه واما مالم يدل دليل على وجود تلك الصلوات التي تعلق الامر بايقاع الصلوة على صفتها فلانحكم بتناول الامر. (ص ٢٣٧ ج ١٣)

لہٰذا احادیث بالا اور فقہاء امت کی تصریحات کے مطابق سنت یہ ہے کہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے اور سمٹ کر بیٹھے، ستر کا زیادہ اہتمام کرے، ہاتھ سینے پر رکھے ان سب باتوں میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے اور یہی حق ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہئے۔

عورتوں کے مسجد میں جانے کے متعلق ارشادات نبی ﷺ

(**نوٹ**) ان ارشادات کی روشنی میں عورتوں کا خوشی و غمی کی مجالس میں شرکت کرنا اور بازاروں میں جانا اور عمومی طور پر گھر سے نکلنے کے متعلق بھی حکم واضح ہوتا ہے کہ :

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا عورتوں کے لیئے ان کے نماز پڑھنے کی جگہوں میں سب سے بہتر جگہ ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔ (مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

( ) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عورت کا اندر کمرے میں نماز پڑھنا بر آمدے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور بر آمدے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (طبرانی مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۴)

( ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو اور ان کے لیئے ان کے گھر بہتر ہیں۔ (مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)( ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عورت چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ گھر سے نکلتی تو شیطان اس کو تاکتا ہے (یعنی لوگوں کے دلوں میں گندے خیالات

اور وسوسے ڈلتا ہے) اور عورت اپنے گھر کی سب سے زیادہ بند کوٹھڑی میں ہی اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہوتی ہے۔ (الترغیب والترھیب جلد اول صفحہ ۱۸۸ بحوالہ طبرانی) ( ) مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۵ میں ان ہی الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث آئی ہے۔ ( ) ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تھے اتنے میں ایک عورت آئی اور بڑے ناز سے زینت کیے ہوئے مسجد میں داخل ہوئی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے لوگو عورتوں کو منع کرو زینت کا لباس پہن کر اور ناز کے ساتھ مسجد میں آنے سے اس لیئے کہ کہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں ہوئی (یعنی اللہ کا غصہ ان پر نہیں اترا) یہاں تک کہ ان کی عورتوں نے بناؤ کیا اور مسجدوں میں ناز کے ساتھ داخل ہونے لگیں۔ (ابن ماجہ ترجم جلد ا صفحہ ۲۷۶) ( ) حضرت ابوہریرہؓ نے ایک عورت کو مسجد میں جاتے ہوئے دیکھا اس عورت نے خوشبو بھی لگا رکھی تھی۔ حضرت ابوہریرہ نے پوچھا اے اللہ کی بندی تو کہاں جارہی ہے؟ وہ بولی مسجد میں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے پوچھا تو نے خوشبو لگائی ہے؟ وہ بولی ہاں۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس عورت نے عطر لگایا اور مسجد میں گئی۔ اس عورت کی نماز قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ غسل کرے یعنی خوشبو اور کپڑوں کو دھوڈالے۔ (ابن ماجہ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۷۶) ( ) حضرت ام حمیدؓ (جو ایک صحابی کی بیوی ہیں) فرماتی ہیں کہ ہمارے قبیلہ کی عورتوں کو ہمارے خاوند مسجد میں آنے سے منع فرماتے تھے۔ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارا دل چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھا کریں مگر ہمارے خاوند ہمیں اس سے منع کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

تمہارا گھروں کے اندر نماز پڑھنا برآمدے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور برآمدے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں نماز پڑھنا (میرے ساتھ مسجد نبوی میں) باجماعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (طبرانی۔ مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۴)() حضرت فاروق اعظمؓ جب مسجد میں نماز کے لیئے جاتے تو آپ کی بیوی (عاتکہؓ) بھی پیچھے چل پڑتیں۔ حضرت عمرؓ بہت ہی غیور تھے وہ ان کے مسجد میں آنے کو مکروہ جانتے تھے۔ (مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۳)

اوپر ذکر کی گئی احادیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ہی قبیلہ بنو ساعد کے لوگوں نے اپنی بیویوں کو مسجد میں آنے سے روکنا شروع کر دیا تھا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ان کے خاوندوں کو نہیں ڈانٹا بلکہ عورتوں کو گھر نماز پڑھنے کی ترغیب دی۔

حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمرؓ دیگر صحابہؓ کی موجودگی میں عورتوں کو سختی سے مسجد میں آنے سے روکتے تھے اس لیئے کہ اب دور فتنے کا آگیا ہے۔ اس پر کسی صحابی نے ان کی نہ مخالفت کی اور نہ ہی ان کو مخالف حدیث کہا۔ اوپر تفصیل کے ساتھ ذکر کی گئی احادیث کی روشنی میں اہل سنت والجماعت کے آئمہ نے فتنہ کی وجہ سے عورتوں کو مساجد میں آنے سے روکا ہے۔ فتنے کا احساس جب خیر القرون میں ہی ہو گیا تھا تو اس دور میں فتنے کا انکار کون کر سکتا ہے۔ اور کس حدیث میں ہے کہ فتنے کی حالت میں ہی عورتوں کو مسجدوں میں جانے کی تاکید ہے؟

دعا ہے کہ اللہ پاک پیارے رسول ﷺ اور پیارے رسول کے پیارے یاروں کی سنت کو حرف بحرف اپنانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین